رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم یکشنبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲ | ۱۳ احسان ۱۳۲۷ ہش | ۴ شعبان ۱۳۶۷ ہجری | ۱۳ جون ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۳۳

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ ″
سہ ماہی	۶ ″
ماہوار	۲½ ″

قیمت فی پرچہ

ڈیڑھ آنہ

غیر ملکی سرمایہ لگانا غلامی کے مترادف ہے

اوٹاکمنڈ ۱۲ جون۔ مشرق بعید اور ایشیائی ممالک کے اقتصادی کمیشن کے اجلاس میں روسی نمائندے نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ملکی صنعت کو ترقی دینے کی خاطر غیر ملکی سرمایہ لگانے کی اجازت دینا سخت خطرناک اور مہلک ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ غیر ملکی سرمایہ بالآخر غیر ملکی غلامی کے مترادف ہو جاتا ہے۔

کمیشن نے ایک قرارداد میں اس بات پر زور دیا ہے کہ ترقی یافتہ ممالک کو پسماندہ ممالک کے لئے زیادہ سے زیادہ مشینری کا سامان مہیا کرنا چاہئے۔

گفت و شنید کی ساری ذمہ واری انڈین یونین پر ہے

وزیر اعظم ریاست حیدر آباد کی تصریحات

حیدر آباد ۱۲ جون۔ میر لائق علی وزیر اعظم ریاست حیدر آباد نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ حیدر آباد اور انڈین یونین کے درمیان گفت و شنید کی ناکامی کی ذمہ داری کلیۃً انڈین یونین پر عائد ہوتی ہے۔ حیدر آباد نے یہ پیشکش کر دی تھی کہ وہ بین الاقوامی نگرانی میں رائے شماری کرنے کے لئے تیار ہے۔ لیکن انڈین یونین نے بجائے اس پیشکش کو منظور کرنے کے امور خارجہ۔ دفاع اور مواصلات پر قبضہ کرنے اور ذمہ دار حکومت کے قیام پر زور دیا۔ حالانکہ انڈین یونین کا یہ طرز عمل اس کی پہلی پالیسی کے صریحاً خلاف تھا۔ سب سے پہلے خود ہندوستان نے ہی ریاست میں رائے شماری کرنے کا مطالبہ پیش کیا تھا۔ آپ نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ریاست کے باشندے کسی بیرونی طاقت کے فیصلہ کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ انہیں اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے کا اختیار ہونا چاہیئے۔

آپ نے بتایا کہ ریاست کی حکومت نے انڈین یونین سے اس امر کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے کہ اس کی فوج اور پولیس سرحدوں کو پار کر کے ریاست میں گھس آئی ہے۔ ریاست نے اس کارروائی کو امن عامہ کے سخت منافی قرار دیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ حکومت کو اس حرکت کے خلاف فوری طور پر سخت کارروائی کرنی چاہیئے۔

آج ریاست کی وزارت نے تازہ صورت حالات پر غور کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ وزارت نے انڈین یونین کے سامنے پیش کرنے کے لئے ایک نئی سکیم مرتب کی ہے۔ اور ریاست کے آئینی مشیر یہ سکیم لے کر آج نئی دہلی روانہ ہو رہے ہیں۔

کلکتہ ۱۲ جون۔ اگلے ہفتے کلکتہ میں مشرقی اور جنوبی بنگال کے نمائندوں کی ایک اہم کانفرنس منعقد ہوگی۔

ہندوستانی نوٹ ۳۰ ستمبر کے بعد قابل قبول نہ ہوں گے

لاہور ۱۲ جون۔ مغربی پنجاب کی حکومت عوام سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ہندوستانی نوٹوں کے بدلے جلد از جلد پاکستانی نوٹ حاصل کر لیں تاکہ بعد میں دقت کا سامنا نہ ہو۔ پاکستان کے نوٹ یکم اپریل سے جاری ہیں۔

ہندوستانی نوٹ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۸ء تک قابل قبول ہونگے۔ اس لئے اس سے پہلے ہی تمام نوٹ بدلوا لینے چاہئیں۔ اس معاملے میں جلدی کرنے سے پاکستان کے شہری بعد کی دقتوں سے بچ جائیں گے۔ ملکی مفاد کا بھی یہی تقاضا ہے۔ (از محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب)

فلسطین میں فضا پھر مخدوش ہوگئی!

عربوں اور یہودیوں کی طرف سے ایک دوسرے پر معاہدہ کی خلاف ورزی کا الزام

بیت المقدس ۱۲ جون۔ فلسطین میں عارضی صلح ہو جانے کے باوجود آج پھر فضا مخدوش ہوگئی۔ عرب اور یہودی دونوں ایک دوسرے پر معاہدہ کی خلاف ورزی کے الزام لگا رہے ہیں۔ اور جوابی کارروائی کرنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عظام پاشا نے ایک بیان میں کہا۔ اگر یہودی معاہدہ کی متواتر خلاف ورزی کرتے رہے تو عربوں کا صبر و تحمل ختم ہو جائیگا اور وہ جوابی کارروائی شروع کر دیں گے۔

اسرائیلی ریڈیو نے بھی اعلان کیا ہے کہ عربوں کی طرف سے معاہدہ کی خلاف ورزی ہونے پر یہودی فوجوں کو جوابی حملہ کی ہدایت کر دی گئی ہے۔ کونٹ برناڈوٹ نے معاہدہ کی خلاف ورزی کرنے کے چار واقعات کا ذکر کر کے اتحادی مبصروں کو ان کی تحقیقات کرنے کا حکم دیا ہے۔

عظام پاشا نے آج ایک گھنٹے تک نقراشی پاشا وزیر اعظم مصر سے ملاقات کی جس کے بعد آپ نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ عرب صورت حالات کی اصلاح کا انتظار کریں گے۔ اور کونٹ برناڈوٹ کو تحقیقات کرنے اور شکایات کا ازالہ کرنے کا موقع دیں گے۔

—— برلن ۱۲ جون۔ روس نے برلن سے مغربی یورپ جانے والی سب ٹرینیں بند کر دی ہیں۔ اس کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔

تھل پراجیکٹ کے رقبہ میں آبادکاری کے لئے خاص مراعات

لاہور ۱۲ جون۔ تھل پراجیکٹ کے رقبہ میں اس وقت جو مہاجر آباد ہو رہے ہیں۔ انہیں آبادکاری کے سلسلے میں ہر قسم کی سہولت دی جا رہی ہے۔ انہیں راشن، مویشیوں کا چارہ، ایندھن وغیرہ بلاقیمت دیا جا رہا ہے۔ گھروں کی تعمیر کے لئے تقاوی کے قرضے فراخدلی سے دئے جا رہے ہیں۔ مہاجروں کو مویشی۔ بیج اور آلات کشاورزی خریدنے کے لئے پانچ سو روپے فی کنبہ کے حساب سے تقاوی دی جائے گی۔ بیج کے لئے جوار۔ گوارہ اور مکی کے ذخیرے جمع کئے جا رہے ہیں۔ بنولے بھی حسب ضرورت مہیا کئے جائیں گے۔ گھروں کی تعمیر کے لئے انجمن ہائے امداد باہمی قرضے دیگی۔ ہر ایک چک میں پینے کے پانی کا ایک تالاب بنایا جائیگا۔ جس میں کھدائی کے ذریعے بڑی نہر سے پانی پہنچایا جائیگا۔ (از محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے (ایل)۔ ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا گیا۔

الفضل روزنامہ
۱۳ جون ۱۹۴۸ء

لیبارٹریوں کا سامان

مسلم لیگ نے گزشتہ چند سالوں میں جو کشمکش اور جدوجہد کی ہے وہ پاکستان کو معرض وجود میں لانے کے ارد گرد رہی ہے۔ اس جدوجہد سے مسلمانوں میں ایک قسم کی بیداری تو پیدا ہو گئی تھی۔ لیکن یہ بیداری اسی طرح کی تھی۔ جس طرح کہ سوتے سوتے کوئی اچانک جاگ اٹھا ہو۔ اور ابھی نیند کا خمار اس کی آنکھوں میں باقی ہو۔ مسلمانوں کو صرف اتنا ہی احساس تھا۔ کہ ہمیں بیدار ہونا چاہیے۔ اور اپنی فکر کرنا چاہیے۔ اس سے زیادہ احساس نہیں تھا۔ دوسری طرف ایک ایسی قوم تھی۔ جو اس حالت سے نکل چکی تھی اور پوری طرح بیدار تھی جس کو اپنے نفع ونقصان کا پورا پورا احساس تھا۔ جو اپنے آگے پیچھے دائیں بائیں کی خبر رکھتی تھی۔ جس کے سامنے ایک مقصد اپنی پوری حقیقتوں کے ساتھ رونما ہو چکا تھا۔ اور اس مقصد کے مالہ وما علیہ سے کما حقہ آگاہی رکھتی تھی۔

فریقین کی ذہنیتوں میں یہی فرق ہے۔ جس کی وجہ سے تقسیم کے بعد پاکستان کو وہ نقصانات برداشت کرنے پڑے۔ جنکو اب آہستہ آہستہ ہم محسوس کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ پنجاب یونیورسٹی انسٹی ٹیوٹ کے سالانہ ڈنر پر ڈاکٹر بشیر احمد ڈائرکٹر انسٹی ٹیوٹ نے انکشاف کیا ہے کہ تقسیم سے پہلے ہی ان لیبارٹریوں سے جو مغربی پنجاب کے حصہ میں آئی ہیں غیر مسلم سٹاف نے تمام قیمتی سامان مشرقی پنجاب میں منتقل کر دیا تھا ہم کہہ سکتے ہیں کہ غیر مسلم سٹاف کی یہ انتہا درجہ کی بددیانتی تھی لیکن اسکے ساتھ ہی ہم کو یہ بھی ماننا پڑیگا کہ مسلم سٹاف کی یہ غفلت درجے حسی تھی کہ اسکو نہ تو بروقت اس بات کا احساس ہوا۔ اور نہ اسکے متعلق انہوں نے کوئی چارہ کیا بے شک اس سے غیر مسلم سٹاف کی بددیانتی بھی ثابت ہوتی ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ غیر مسلموں کو واقعہ تقسیم سے پہلے ہی احساس ہو چکا تھا۔ کہ کیا ہونے والا ہے۔ اور انہیں کیا کرنا ہے۔ گو ان کو اس بات کا پورا یقین نہ ہو۔ کہ تقسیم ضرور ہو گی مگر مسلمانوں کے پُر زور مطالبہ کی وجہ سے ان کو احساس تھا۔ کہ اس کا بڑا امکان ہے۔ اس لئے انہوں نے دور اندیشی سے کام لے کر اپنے دل میں کہا کہ تقسیم ہو یا نہ ہو اس کا امکان تو ضرور ہے۔ چلو قیمتی سامان مشرقی پنجاب میں منتقل کر دو۔ اگر تقسیم نہ ہوئی۔ تو پھر بھی اس میں کیا نقصان ہے۔ اور اگر ہو گئی۔ تو یہ قیمتی سامان تو مفت میں ہمارا ہو جائے گا۔ اگر ہمارا مسلم سٹاف بھی اسی طرح بیدار رہتا۔ اور تغافل نہ برتا۔ تو وہ بھی اسی طرح استدلال کر سکتا تھا۔ اور ہر وقت چوکس رہتا۔ اور غیر مسلم سٹاف کی حرکات کی نگرانی کرتا۔ بے شک مسلم سٹاف تھوڑا تھا۔ لیکن اگر یہ تھوڑا سٹاف بھی بیدار ہوتا تو اس قدر نقصان نہ ہوتا۔ کہ اب ہماری چند لیبارٹریوں میں بعض ضروری سامان موجود نہیں۔

یہ تو ایک مثال ہے مگر جب ہم تمام سرکاری محکموں کا جائزہ لیتے ہیں۔ تو دیکھتے ہیں۔ کہ ہر محکمہ میں یہی ہوا۔ کہ محکمہ کا بہترین سامان تقسیم سے پہلے ہی ان علاقوں میں منتقل ہو گیا تھا۔ جو مشرقی پنجاب میں آنے تھے۔ اور جو اس وقت منتقل نہ ہو سکا۔ وہ غیر مسلم جاتے ہوئے اپنے ساتھ لیتے گئے۔ پرائیوٹ فرموں کو تو جانے دیجئے یہ ان محکموں کا حال ہے جو سرکاری تھے۔ اور جہاں سے سامان منتقل کرنا اتنا آسان نہ تھا۔ جتنا کہ پرائیوٹ مقامات سے۔

یہ درست ہے کہ غیر مسلم تمام سرکاری محکموں پر چھائے ہوئے تھے۔ اور تمام ذمہ وار عہدے ان کے قبضہ میں تھے۔ اور وہ بڑی آسانی سے ایسا کر سکتے تھے۔ یہ بات تو واضح ہے۔ لیکن جو بات ہم اس وقت پیش کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ غیر مسلموں میں قومی نفع ونقصان کا احساس مسلمانوں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ اور اتنا زیادہ ہے کہ انہوں نے ایک چیز بھی مشرقی پنجاب سے ادھر نہ آنے دی۔ مگر یہاں سے تمام قیمتی چیزیں لے گئے۔ اور مسلمانوں میں یہ احساس اتنا کم ہے بلکہ ہے ہی نہیں۔ کہ وہاں سے تو خیر کیا لاتے۔ یہاں کے سامان کو بھی جانے سے نہ روک سکے۔ کتنا بڑا فرق ہے یہ۔

ہم پھر ایک دفعہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارا مطلب یہ نہیں کہ مسلمانوں کو بھی ویسی ہی بددیانتی کرنا چاہیے تھی۔ ان کو بھی چاہیے تھا۔ کہ وہ سامان اُدھر سے اِدھر لاتے۔ بلکہ ہم صرف اس بات پر زور دیتے ہیں کہ کیا ایسی غفلت جس سے ہمارا سامان جو جائز طور سے ہمارے حصہ میں آنا چاہیے تھا۔ ہمارے ہاتھوں سے نکل گیا ہے۔ ہمارے لئے باعث ندامت نہیں ہے؟ کم سے کم کیا ہم نے اب غفلت کو خیر باد کہہ دیا ہے۔ اور کیا ہم نے اس سے عبرت حاصل کی ہے؟ کیا ہم نے ارادہ کر لیا ہے کہ جو کچھ ہوا سو ہوا آئندہ قومی نفع ونقصان کے معاملات میں ہم غفلت اور تساہل کو پاس نہیں پھٹکنے دیں گے؟ کیا ہمارے محکموں میں کام کرنے والوں کے دل میں پاکستان کی بہبودی کا سچا جذبہ پیدا ہو چکا ہے؟ کیا ہمارے مزدور ہمارے کلرک ہمارے افسر پہلے سے زیادہ چوکس پہلے سے زیادہ محنتی پہلے سے زیادہ دیانتدار ہو گئے ہیں۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ابھی ایسا نہیں ہوا۔ ابھی ہم ذاتی اغراض کے ہی پیچ وخم میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ابھی ہم صرف تنخواہ کے لالچ سے ہی دفتروں میں جاتے ہیں۔ اور اس شوق اور جوش سے نہیں جاتے کہ ہم اپنے ملک اور قوم کے مفاد کے پیش نظر اپنی وسعت کے مطابق وہاں جا کر کام کریں۔

جب تک ہم میں سے ہر ایک کے دل میں اتنا جوش نہ ہو گا۔ کہ ہم قدرتی طور پر محسوس کرنے لگیں۔ کہ پاکستان کا قیام صرف میرے ہی اچھے کام پر منحصر ہے۔ اس وقت تک ہم کو سمجھنا چاہیے کہ ہم ملکی خزانے سے مفت تنخواہ لے رہے ہیں۔ اور اس کے عوض کچھ بھی کام نہیں کر رہے۔

آپ کی تلاش ہے

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ امام جماعت احمدیہ

(۱) کیا آپ محنت کرنا جانتے ہیں۔ اتنی محنت کہ تیرہ چودہ گھنٹے دن میں کام کر سکیں؟

(۲) کیا آپ سچ بولنا جانتے ہیں؟ اتنا کہ کسی صورت میں آپ جھوٹ نہ بول سکیں؟ آپ کے سامنے آپکا گہرا دوست اور عزیز بھی جھوٹ نہ بول سکے؟ آپکے سامنے کوئی اپنے جھوٹ کا بہادرانہ قصہ سنائے۔ تو آپ اسپر اظہار نفرت کئے بغیر نہ رہ سکیں؟

(۳) کیا آپ جھوٹی عزت کے جذبات سے پاک ہیں۔ گلیوں میں جھاڑو دے سکتے ہیں؟ بوجھ اٹھا کر گلیوں میں پھر سکتے ہیں؟ بلند آواز سے ہر قسم کے اعلان بازاروں میں کر سکتے ہیں؟ سارا سارا دن پھر سکتے ہیں؟ اور ساری ساری رات جاگ سکتے ہیں؟

(۴) کیا آپ اعتکاف کر سکتے ہیں؟ جس کے معنے ہوتے ہیں (الف) ایک جگہ دنوں بیٹھ رہنا (ب) گھنٹوں بیٹھے وظیفہ کرتے رہنا (ج) گھنٹوں اور دنوں کسی انسان سے بات نہ کرنا

(۵) کیا آپ سفر کر سکتے ہیں؟ اکیلے اپنا بوجھ اٹھا کر بغیر اس کے کہ آپ کی جیب میں کوئی پیسہ ہو۔ دشمنوں اور مخالفوں میں ناواقفوں اور ناآشناؤں میں؟ دنوں ہفتوں اور مہینوں؟

(۶) کیا آپ اس بات کے قائل ہیں کہ بعض آدمی ہر شکست سے بالا ہوتا ہے۔ وہ شکست کا نام سننا پسند نہیں کرتا۔ وہ پہاڑوں کو کاٹنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ وہ دریاؤں کو کھینچ لانے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اور کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اس قربانی کے لئے تیار رہ سکتے ہیں؟

(۷) کیا آپ میں ہمت ہے کہ سب دنیا کہے نہیں اور آپ کہیں ہاں۔ آپ کے چاروں طرف لوگ ہنسیں اور آپ اپنی سنجیدگی قائم رکھیں۔ لوگ آپکے پیچھے دوڑیں اور کہیں ٹھہر تو جا ہم تجھے ماریں گے اور آپ کا قدم بجائے دوڑنے کے ٹھہر جائے۔ اور آپ اسکی طرف سر جھکا کر کہیں لو مار لو۔ آپ کسی کی نہ مانیں۔ کیونکہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ مگر آپ سب سے منوا لیں۔ کیونکہ آپ سچے ہیں۔

(۸) آپ یہ نہ کہتے ہوں کہ میں نے محنت کی۔ مگر خدا تعالےٰ نے مجھے ناکام کر دیا۔ بلکہ ہر ناکامی کو آپ اپنا قصور سمجھتے ہوں۔ آپ یقین رکھتے ہوں کہ جو محنت کرتا ہے کامیاب ہوتا ہے۔ اور جو کامیاب نہیں ہوتا اس نے محنت ہرگز نہیں کی۔

اگر آپ ایسے ہیں تو آپ اچھا مبلغ اور اچھا تاجر ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ مگر آپ ہیں کہاں خدا کے ایک بندہ کو آپ کی دیر سے تلاش ہے۔ اے احمدی نوجوان ڈھونڈھ اس شخص کو اپنے صوبہ میں اپنے شہر میں اپنے محلہ میں اپنے گھر میں اپنے دل میں کہ اسلام کا درخت مرجھا رہا ہے۔ اسی کے خون سے وہ دوبارہ سرسبز ہو گا۔

مرزا محمود احمد

موجودہ فسادات کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک نہایت واضح رؤیا

خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعودؑ کا وسط باغ تباہی سے محفوظ رہے گا

اور

آخری فتح بہرحال حق و صداقت کی ہوگی

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رتن باغ لاہور

گزشتہ فسادات کے ایام میں جب میں قادیان میں تھا تو مجھے ایک دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس رؤیا کی طرف توجہ دلائی۔ جو آئینہ کمالات اسلام میں شائع ہو چکا ہے۔ اور جس میں گزشتہ فسادات اور قادیان میں جماعت احمدیہ پر حملہ کا نہایت مکمل اور تفصیلی نقشہ دکھایا گیا ہے اور حملہ آوروں کا گویا صحیح فوٹو درج کر کے یہ بھی بتایا ہے۔ کہ وہ فلاں قوم کے لوگ ہوں گے۔ میں نے اس رؤیا اور اس کے ساتھ کی تعبیر کو الفضل قادیان کی اشاعت مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۴۷ء اور مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۴۷ء میں شائع کرا دیا تھا۔ اور اب دوستوں کی اطلاع کے لئے الفضل لاہور میں شائع کروا رہا ہوں۔ دوست اس نہایت اہم رؤیا کو یاد رکھیں اور اس کے پورا ہونے کے لئے خدا تعالیٰ سے دست بدعا رہیں: خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور مورخہ ۸ جون ۱۹۴۸ء

میں نے الفضل قادیان میں لکھا تھا کہ

اس وقت قادیان اور اس کے ماحول کی جو حالت ہے۔ اسے لفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے۔ بس یوں سمجھنا چاہیئے۔ کہ گویا قادیان ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جس کے چاروں طرف خطرناک آگ بھڑک رہی ہے۔ اور یہ آگ ایک خاص انداز میں لحظہ بہ لحظہ قادیان کے قریب آتی جاتی ہے۔ اس وقت ہم لوگ بالکل بے بسی کی حالت میں خدا کے توکل پر قادیان میں بیٹھے ہیں مگر خدا کے فضل سے ہمارے دلوں میں کوئی گھبراہٹ نہیں۔ بلکہ ہمیں کامل اطمینان حاصل ہے کہ خواہ درمیانی تکالیف کوئی رنگ اختیار کریں۔ خدا کے فضل و کرم سے انجام کار حق و انصاف ہی کی فتح ہوگی۔ اس تعلق میں بعض دوستوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک رؤیا کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جو حضور نے غالباً ۱۸۹۱ء یا ۱۸۹۲ء میں دیکھا تھا۔ اور یہ رؤیا آئینہ کمالات اسلام کے ص ۵۷۸ تا ص ۵۸۱ پر شائع ہو چکا ہے۔ اس رؤیا کو جو گویا موجودہ حالات کا ایک مکمل نقشہ ہے۔ حضور نے عربی میں درج فرمایا ہے اور حضور کی عبارت کا اردو ترجمہ (جو مولوی ابوالعطاء صاحب نے کیا ہے۔ اور میں نے اردو کے لحاظ سے اس میں معمولی لفظی تبدیلی کی ہے) درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان ۲۲ ستمبر ۱۹۴۷ء

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے اپنے کسی کام کے لئے اپنے گھوڑے پر زین کسا ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ میری یہ تیاری کہاں کے لئے ہے۔ اور میرا مقصود کیا ہے۔ ہاں میں اپنے دل میں محسوس کرتا تھا۔ کہ اس وقت مجھے کسی خاص امر کے لئے شغف ہے۔ سو میں اپنے تیز رفتار گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہو گیا۔ اور میں نے اپنے ہمراہ بعض ہتھیار بھی لئے ہیں۔ میں اس وقت اہل تقوےٰ و صلاح کی سنت کے مطابق اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتا تھا۔ لیکن میں سست اور کاہل لوگوں کی طرح بھی نہ تھا۔ بعد ازاں میں نے محسوس کیا کہ مجھے کچھ گھوڑے سواروں کا پتہ لگا ہے۔ جو ہتھیار بند ہو کر مجھے ہلاک و برباد کرنے کے لئے میرے گھر اور مکانات کا قصد کر رہے ہیں۔ وہ گویا مجھے نقصان پہنچانے کے لئے اکٹھے ہو کر آ رہے ہیں۔ اور میں تنہا ہوں۔ بایں ہمہ میں دیکھ رہا ہوں کہ میں نے بجز اس تیاری کے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور تعویذ مجھے ملی تھی کوئی خود وغیرہ نہیں پہنا ہوا تھا۔ البتہ مجھے اس امر سے نفرت تھی۔ کہ میں خوفزدہ لوگوں کی طرح پیچھے رہنے والوں میں رہوں۔ پس میں تیزی کے ساتھ ایک جہت کی طرف گیا۔ تا اپنے مقصد کو تلاش کروں۔ جو میرے خیال میں دینی اور دنیوی لحاظ سے ایک نہایت اہم اور بڑے ثواب کا کام تھا تب میں نے اچانک ہزارہا لوگ گھوڑوں پر سوار دیکھے۔ جو جلد جلد میری طرف بڑھ رہے تھے۔

میں انہیں دیکھ کر شیر کی طرح خوش ہوا اور میں نے ان کے مقابلہ اور مزاحمت کے لئے اپنے دل میں طاقت محسوس کی۔ اور میں شکاریوں کی طرح ان کا پیچھا کرنے لگ گیا۔ پھر میں نے تیزی سے ان کے پیچھے اپنا گھوڑا ڈالا۔ تا ان کی حقیقت حال معلوم کر سکوں اور مجھے پختہ یقین تھا۔ کہ میں ضرور کامیاب ہونگا۔ سو میں ان لوگوں کے قریب پہونچا۔ تو دیکھا کہ وہ میلے کچیلے (دیہاتی) کپڑوں والے اور کریہہ المنظر لوگ ہیں۔ اور ان کی شکل و ہیئت مشرک لوگوں کی طرح ہے۔ اور ان کے لباس قانون شکنی کرنے والے فسادی لوگوں کی طرح ہیں۔ میں نے دیکھا کہ وہ لوگ حملہ آوروں کی طرح گھوڑے دوڑا رہے ہیں۔ اور مجھے ان کی شکلیں اسی طرح دکھائی دیں۔ جس طرح بیداری میں دیکھنے والے دیکھتے ہیں۔

میں مسلح اور بہادر سپاہیوں کی طرح جلد جلد ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ گویا میرے گھوڑے کو کوئی آسمانی قائد اس طرح چلا رہا تھا جس طرح حدی خوان اپنے اونٹوں کو چلاتے ہیں۔ اور میں اپنے گھوڑے کے خوبصورتی اور چوکسی کے ساتھ آگے بڑھنے پر تعجب کر رہا تھا۔ بعد ازاں جلدی ہی وہ لوگ سرعت سے ہجوم کرتے ہوئے میرے باغ کی طرف بڑھے تا میری طاقت اور تدبیر کا مقابلہ کریں۔ اور میرے پھلوں کو تباہ اور میرے درختوں کو برباد کر دیں۔ اور مفسدوں کی طرح میرے باغ پر ڈاکہ ڈالیں۔ ان لوگوں کا اس طرح میرے باغ میں داخل ہو جانا۔ اور اس میں گھس جانا مجھے غمناک اور دہشت ناک معلوم ہوا۔ اور میں سخت بے چین ہو گیا۔ اور میرا دل مضطرب ہو گیا۔ اور میرے قیاس نے اندازہ لگایا۔ کہ یہ لوگ میرے پھلوں کو برباد کرنے اور میری شاخوں کو توڑنے پھوڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ میں اس وقت خیال کرتا تھا۔ کہ یہ وقت مصائب کے ہولناک وقتوں میں سے ایک وقت ہے اور یہ کہ میری زمین دشمنوں کا کیمپ بن رہا ہے۔

میں نے اپنے دل میں بے سروسامان لوگوں کی طرح ڈر محسوس کیا۔ اور میں جلدی جلدی ان لوگوں کی طرف باغ میں گیا۔ تا اصلیت کا پتہ لگاؤں۔ جب میں اپنے باغ میں داخل ہوا۔ اور میں نے ادھر ادھر اپنی نگاہ دوڑا کر دیکھا۔ اور ان لوگوں کی اصل حالت اور مقام کا پتہ لگانا چاہا۔ تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ مجھ سے فاصلہ پر میرے باغ کے وسط (اور بہترین حصہ) میں مردہ لوگوں کی طرح گرے پڑے ہیں۔ تب میری بے چینی دور ہوئی۔ اور مجھے اطمینان قلب حاصل ہوا پھر میں جلد جلد اور خوش خوش ان کی طرف بڑھا۔ جب ان کے قریب پہنچ گیا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ وہ گویا یکدفعہ ہی موت کا شکار ہو کر ذلت اور مقہوریت کی موت مر چکے ہیں۔ ان کی کھالیں اتاری جا چکی تھیں۔ اور ان کے سر زخمی کئے گئے تھے۔ اور ان کے گلوں پر چھری پھر چکی تھی اور ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے گئے تھے۔ اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر زمین پر گرے پڑے تھے۔ وہ تو اس طرح اچانک لقمۂ اجل بن گئے۔ کہ گویا ان پر بجلی گری ہے۔ اور وہ بالکل بھسم ہو گئے ہیں۔ میں موقعہ پر پہنچ کر ان لوگوں کے گرنے کی جگہ پر کھڑا ہوا۔ اور میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اور میں کہہ رہا تھا۔ کہ اے میرے رب تیری راہ میں میری جان قربان ہو۔ تو مجھ پر رجوع برحمت ہوا۔ اور تو نے اپنے بندے کی ایسی نصرت فرمائی ہے۔ کہ اس کی نظیر کسی جگہ پائی نہیں جاتی۔ اے میرے رب تو نے خود اپنے ہاتھ سے ان لوگوں کو مار دیا۔ پیشتر اس کے کہ وہ مقابلہ کرنے والے کو وہ مقابلہ کرتے۔ یا وہ فریق جنگ لڑتے یا دو جانباز دستے نبرد آزما ہوتے۔ اے خدا تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور تیرے جیسا کوئی ناصر و مددگار نہیں ہے۔ تو نے مجھے خود بچایا۔ اور مجھے نجات دی ہے۔ اے ارحم الراحمین خدا اگر تیری رحمت نہ ہوتی تو میں ان بلاؤں سے ہرگز بچ نہ سکتا۔

اس کے بعد میں بیدار ہوا۔ اور میں تشکر گذاری اور انابت الی اللہ کے جذبات سے لبریز تھا۔ فالحمد للّٰہ رب العالمین۔

میں نے اس رؤیا کی تعبیر یہ کی کہ بغیر انسانی طاقتوں اور ظاہری اسباب کے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فتح مندی حاصل ہو گی۔ شاء اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی نعمتوں کو مکمل فرمائے اور مجھے اپنے خاص منعم علیہ گروہ میں شامل فرما دے۔ اب میں اس رؤیا کی تعبیر مفصل بیان کرتا ہوں تا آپ لوگ علیٰ وجہ البصیرت اسے سمجھ سکیں۔ سو یاد رہے کہ مردوں کو توڑنے اور ذبح کرنے اور گلوں کو کاٹنے کی تعبیر یہ ہے کہ دشمنوں کے کبر کو توڑا جائے گا۔ اور اُن کی بڑائی خاک میں ملا دی جائے گی۔ اور ان کی طاقت کو گویا توڑ دیا جائے گا۔ اور ہاتھوں کے کاٹے جانے کی تعبیر یہ ہے کہ دشمن کی مقابلہ کرنے اور لڑائی کرنے کی طاقت کو زائل کر دیا جائے گا اور انہیں عاجز بنا دیا جائے گا۔ اور انہیں مومنوں پر ہاتھ ڈالنے اور ان کے خلاف لڑائی کی تدبیریں کرنے کے ناقابل کر دیا جائے گا۔ اور اُن سے لڑائی کے ہتھیار چھین لئے جائیں گے۔ اور انہیں مخذول اور مطرود بنا دیا جائے گا۔ اور انہیں بے دست و پا کر دیا جائے گا۔ اور رؤیا میں پاؤں کا کاٹا جانا یہ معنی رکھتا ہے۔ کہ ان پر حجت قائم ہو جائے گی اور ان پر فرار کا رستہ بند کر دیا جائے گا۔ اور ان پر الزام پورے طور پر قائم ہو جائے گا اور وہ گویا قیدیوں کی طرح ہو جائیں گے۔

یہ سب کچھ اُس خدا کے ہاتھوں ہو گا جسے تمام طاقتیں حاصل ہیں۔ وہ جس کو چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے رحم فرماتا ہے جسے چاہتا ہے شکست دیتا ہے جسے چاہتا ہے فتح عطا کرتا ہے۔ اور کوئی شخص اُسے عاجز نہیں کر سکتا۔

وہ لوگ جنہوں نے خدا کے رسولوں کی تکذیب کی اور اس کے بندوں کو اذیت پہنچائی اور اس کی آیات اور جزاء و سزا کا انکار کیا وہی لوگ ہیں جو اس کی رحمت سے مایوس ہوں گے۔ اور ان کے خیالات اُن کی تباہی کا موجب بنیں گے۔ اور ان کا تکبر انہیں ہلاک کرے گا اور اُن کے سارے اعمال اور کوششیں اہل حق کے مقابلہ پر رائیگاں جائیں گی اور وہ ہلاک ہونے والوں میں سے ہوں گے۔

اے ایماندارو! تم خدا کا تقویٰ اختیار کرو اور خدا کی طرف بلانے والے کی آواز کو قبول کرو اور پیچھے رہنے والوں کے ساتھ مل جاؤ۔ دیکھو میں نے آپ

اغوا شدہ مستورات کی برآمدگی میں قادیان کی مساعی

ناظرین کرام! اس وقت میں اغوا شدہ مستورات اور سکھ بنے ہوئے مسلمانوں کے متعلق قادیان میں مقیم احمدیوں کی مساعی کا ذکر کرتا ہوں۔ اغوا شدہ عورتوں کے نام کس گاؤں میں بلکہ اس کے کس حصہ میں کس کے پاس ہیں۔ پوری تفاصیل بہت محنت سے ہم دریافت کرتے رہتے ہیں۔ اپنی اور ان کی بے بسی کی وجہ سے ہمارے دل پر جو کچھ گذرتی ہے اس کا اندازہ آپ نہیں کر سکتے۔ ان کا نام ہم درخواست کرتے ہیں۔ کبھی ڈپٹی کمشنر کو فون کرتے ہیں۔ کبھی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اطلاع دیتے ہیں۔ کبھی مقامی تھانیدار اور مقامی مجسٹریٹ کو خبر پہنچاتے ہیں۔ کبھی کانگرس کے عہدہ داروں یا ضلع کے پبلسٹی آفیسر سے مدد چاہتے ہیں۔ اسی طرح میجر جنرل احمد الرحمٰن ڈپٹی ہائی کمشنر کو بھی فہرست بھجواتے ہیں۔ غرضیکہ ان کی خاطر ہم ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپتے ہیں۔ اور ان کی برآمدگی کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ جب بھی کوئی عورت خاکروبوں کی مدد سے یا ہماری اذان سن کر یا غیر مسلموں کی باتوں سے معلوم کر کے کہ قادیان میں مسلمان رہتے ہیں۔ ہمارے پاس پہنچنے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ تو ہمارے دل بلیوں اُچھلتے ہیں۔ اور ہم خوشی کے مارے پھولے نہ سماتے ہوئے ایک دوسرے کو خوشخبری سناتے ہیں۔ ایسی عورتوں کی رہائش کے لئے ایک کھلا چوبارہ مقرر ہے۔ جس پر ایک معمر بزرگ بابا بھاگ کا ہر وقت پہرہ رہتا ہے۔ وہ ان کی ضروریات مہیا کرتا ہے۔ وہاں کسی اور مرد کو جانے کی اجازت نہیں۔ بابا مذکور جس جذبہ خدمت گذاری سے کام کرتے ہیں۔ وہ اس امر سے ظاہر ہے کہ ایک شخص نے پاکستان سے لکھا ہے۔ کہ اس کی ہمشیرہ بابا بھاگ کی مخلصانہ خدمات کو یاد کرتی ہے تو رو دیتی ہے۔ ہمارے موجودہ امیر مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ سابق جنرل پریذیڈنٹ قادیان اور ہیڈ ماسٹر ذاتی طور پر بھی ان کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ انہیں کپڑے اور جوتیاں سلوا دیتے ہیں۔ اور ان کو لاہور پہنچنے سے پہلے پہلے ان کے اقارب کا جو پاکستان میں ہوتے ہیں۔ پتہ کر لیتے ہیں۔ اور انہیں اطلاع بھجوا دیتے ہیں۔ چنانچہ جب عورتیں لاہور پہنچتی ہیں تو ان کے اقارب انہیں جلدی آ کر لے جاتے ہیں:-

علاوہ ازیں اردگرد کے دیہات میں بکثرت ایسے مسلمان خاندان موجود ہیں جو سکھ بنے ہوئے ہیں جو پہلے لیکن پاکستان جانے کے خواہشمند ہیں ہم انہیں اپنے پاس آنے کے طریق بتلاتے ہیں۔ تسلی دیتے ہیں۔ اور آ جانے پر اُن کا روپیہ لیکر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں جمع کر لیتے ہیں۔ تاکہ راستہ میں ضائع نہ ہو جائے۔ یہ روپیہ انہیں لاہور پہنچ کر وہاں کی صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ سے مل جاتا ہے۔ قادیان پہنچ جانے پر ان کے قیام و طعام کا انتظام کرتے ہیں۔ اور نگرانی رکھتے ہیں۔ کہ غیر مسلم انہیں علیحدگی میں نہ ملیں۔ اور مبادا وہ اپنی سادہ لوحی سے دھوکہ میں آ کر پھر واپس نہ چلے جائیں۔

مسلمانوں سے ہماری ذرہ بھر بھی تو سابقہ معرفت نہیں ہوتی۔ لیکن محض جذبۂ اخوت اسلامی سے سرشار ہو کر خدا تعالیٰ کی خاطر ان کی خدمت بجا لاتے ہیں۔

پیارے ناظرین! اس سلسلہ میں دو ضروری باتیں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ایک یہ کہ اگر کسی مسلمان عورت کے متعلق آپ کو علم ہو کہ مشرقی پنجاب میں ہے تو مہربانی کر کے اس کے حلیہ کو اتفصیل سے ہمیں مطلع فرمائیں ہم حتی الامکان برآمدگی کے لئے پوری پوری کوشش کریں گے۔ دوسرے یہ کہ پاکستان میں جو غیر مسلم اغوا شدہ عورتیں موجود ہیں اُن کی برآمدگی کے لئے بھی ہر ایک شخص کو مقدور بھر کوشش کرنی چاہیئے کہ اول تو مذہبًا یہ فعل انتہائی طور پر ناجائز ہے۔ دوم ان کے برآمد کرنے کا اثر یقینی طور پر مشرقی پنجاب میں بہت ہی اچھا پڑتا ہے کون مسلمان گوارا کرتا ہے کہ اس کی مسلمان بہنیں بدستور اغوا شدہ رہ کر غیروں کے گھروں میں پڑی رہیں۔ ان اغوا شدہ عورتوں اور سکھ بنے ہوئے

(خاکسار ملک صلاح الدین ایم اے درویش قادیان)

ہمارا تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ

خدا کے فضل سے نئے سال کے لئے تعلیم الاسلام ہائی سکول یکم جون سے کھل چکا ہے۔ الحمد للّٰہ بچے بڑے شوق سے اس جگہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے پہنچ رہے ہیں۔ مجھے یہ سن کر بے حد خوشی ہوئی ہے کہ بعض بچوں نے یہ اصرار کیا کہ وہ حضرت مسیح موعود کے قائم کردہ سکول میں ہی تعلیم حاصل کریں گے قادیان میں ہمارے پاس ایک کثیر تعداد بچوں کی تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ خواہش ہے کہ سب بچے دوبارہ ہماری تربیت میں آ جائیں تاکہ وہ مخلص احمدی بن کر قوم کے لئے مفید وجود ثابت ہوں۔ اور والدین کی بہترین یادگار رہیں۔ اس سلسلہ میں امراء۔ پریذیڈنٹ۔ دیہاتی مبلغین اور ذی اثر احباب کی خدمت میں پُر زور اپیل کرتا ہوں کہ وہ دم نہ لیں جب تک اُن کے حلقہ۔ گاؤں اور شہر کے بچے حضور کی خواہش کے مطابق تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخل نہ ہو جائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ بچے اس جگہ رہ کر نہ صرف دنیاوی بلکہ دینی تعلیم بھی حاصل کریں گے۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ)

سندھ کے احمدی ماخوذین کے لئے درخواستِ دعا

سندھ میں ہمارے گیارہ نوجوان واقفین ایک قتل کے الزام میں ماخوذ ہیں۔ ان کے مقدمہ کی سماعت ۲۸ جون ۱۹۴۸ء کو میرپور خاص میں شروع ہو گی۔ بزرگانِ سلسلہ سے خصوصًا اور احباب جماعت سے عمومًا ان کی باعزت رہائی کے لئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ مصیبت ٹال دے۔ اور باعزت بری فرمائے۔ (خاکسار عبد الرحیم احمد ناصر آباد سٹیٹ سندھ)

احباب جماعت احمدیہ کا فرض

ہے۔ کہ اپنے غریب الوطن مجاہد بھائی مولوی غلام رسول صاحب کی کامل اور جلد صحت یابی کے لئے باقاعدہ دعائیں فرماتے رہیں۔ اُن کا لندن میں دوسرا اپریشن ہوا ہے۔ اور مولوی محمد شریف صاحب شیخ منیر احمد صاحب منیر اور مولوی رشید احمد صاحب چغتائی مجاہدین بلاد عربیہ اور ان علاقوں کی جماعتوں کے واسطے خیر و عافیت کی دعا فرمائیں۔ آج کل شدید خطرات کے دن ہیں:- (وکیل التبشیر)

وکیل زراعت انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے مخاطب ہوں (ایڈیٹر)

اے لوگو! میں نے اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا ہے اور میں تمہارا ادنیٰ خیر خواہ ہوں۔ مگر میں ان لوگوں کی حالت پر جو کہ اپنے خیر خواہوں سے دشمنی رکھتے ہیں کیونکر افسوس اور غم کروں۔" (ترجمہ عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام صفحہ ...)

قادیان میں زندگی گذارنے کے خواہشمند دوست اپنا نام پیش کریں

دیار حبیب سے ایک بزرگ درویش کی آواز

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے گذشتہ مجلس مشاورت میں تحریک فرمائی تھی کہ جو دوست دُنیا کے دھندوں سے فارغ ہو چکے ہوں اور اپنی بقیہ زندگی قادیان میں جاکر نمازوں اور دُعاؤں میں گذارنا چاہتے ہوں ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنا نام پیش کریں تاکہ انہیں قادیان بھجوانے کا انتظام کیا جائے۔

اس تحریک کے جواب میں اس وقت تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئی صحابی اور کئی دوسرے دوست قادیان میں پہنچ چکے ہیں ان میں ہمارے مکرم دوست اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی بھی ہیں جو اپنے ایک تازہ خط میں جو میرے نام آیا ہے قادیان کی موجودہ زندگی کے بعض تاثرات بیان کر کے دوسرے دوستوں سے اپیل کرتے ہیں کہ جن دوستوں کو قادیان کی زیارت کی خواہش ہو اور وُہ اپنی بقیہ زندگی قادیان کی روحانی برکات سے مستفید ہونے میں خرچ کرنا چاہیں وُہ اس نادر موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنا نام پیش کریں چنانچہ بھائی صاحب موصوف کے خط کا متعلقہ حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۱/۶/۴۸)

۱- ہم بڈھوں کے لئے دارالامان کا راستہ کھولکر سیدنا امیر المومنین حضرت اقدس نے بہت بڑا احسان فرمایا ہے ایسا کہ زندگی بھر کے سجدات بھی ہمارے جذبات تشکر و امتنان کی ترجمانی نہ کر سکیں۔

اور یہ کوئی پہلا احسان نہیں جو اس مقدس خاندان نے اپنے خدام وغلاموں پر کیا ہو۔ الحمد للہ الحمد للہ ثم الحمد للہ

۲- دارالامان کی زندگی ان دنوں خاص حالات کے ماتحت نہایت پُر لطف پُر لذت اور پُر سرور ہے جو لفظوں میں بیان نہیں کی جا سکتی۔ یہاں پہنچکر ہم نے اپنے آپکو ایک عجیب ماحول اور نئی فضا میں پایا۔ ایک تغیر دیکھا اور پاک تبدیلی۔ درویشوں کے چہروں پر روحانیت کے آثار۔ آنکھوں میں نور کی چمک ہے جو اُن کے دلوں کی ترجمانی کرتی ہے اور قلبی کیفیات کی مظہر۔ نمازوں میں حاضری۔ درس تدریس میں شمولیت۔ ذکر و فکر میں محویت۔ نوافل و عبادات میں انہماک کا ایک منظر دیکھا۔ گویا نیا آسمان اور نئی ہی زمین ہے نیک باتوں کے سُننے کا شوق ان پر عمل کی خواہش۔ خدمت کا جذبہ اور روحانی ترقی کی امنگ نمایاں ہے۔ دن کو دقایہ عمل ہیں تو رات کو پہرہ اور پھر تہجد سبحان اللہ یہ تبدیلی ایک نشان اور علامت ہے خدائی فضل کی اور ہوا ہے ٹھنڈی بُشرًا بین یدی رحمتہٖ ہو

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

۳- ہم نے کوتاہیاں کیں اور غفلت میں رہے اور اپنی مرضی وخوشی سے نہ وُہ عبادت کر سکے نہ ریاضت جو اس مقام کو ہمارے لئے آسان کر دیتیں جس پر سیدنا آقائے نامدار ہم کو دیکھنا اور پہنچانا چاہتے تھے۔ شاید اُنہی خامیوں اور کمیوں کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنی قضاء وقدر کا یہ قانون جاری فرمایا ہو جس کا نتیجہ نہ صرف ہندستان بلکہ ساری دنیا بھگت رہی ہے اور شائد یہ وہی زور آور حملے ہوں جو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کے اظہار کے واسطے مقدر ہیں۔ اگر موجودہ تغیر ہم میں مستقل اور پائیدار ہو۔ اور ہم اس قضاء وقدر سے کما حقہٗ فائدہ اُٹھا سکیں تو سچ مچ ایک نہایت خوشگوار تغیر اور پاک روحانی تبدیلی ہے جو آجکل صرف قادیان کی فضا میں خدا تعالےٰ کے آسمان کے نیچے اور اسکی زمین کے اوپر یہاں کے مقیم نوجوان درویشوں میں دکھائی دیتی ہے اللھم زد فزد۔

۴- اللہ تعالےٰ کا قرب پانے اور اسکی رضاء کے حصول کا یہ خاص وقت ہے۔ تمام مقامات مقدسہ اور مساجد مبارک واقصیٰ ذکر وعبادات کے لئے کھلے ہیں اور مقبرہ بہشتی سامنے۔ کیسے خوش نصیب اور خوش بخت اور قابل رشک ہیں وُہ قابل احترام نوجوان بزرگ جن کو چھیتوں سے ان میں اللہ تعالےٰ کی یاد کا لُطف لینے کی عزت وسعادت میسر ہے۔ اس وقت صرف چار مساجد تمام مشرقی پنجاب میں آباد ہیں اور وُہ چاروں قادیان کی سر زمین مقدس میں ہیں۔ یعنی ہماری مسجد مبارک مسجد اقصیٰ مسجد ناصر آباد اور مسجد مقبرہ بہشتی۔ چاروں کی بلندیوں سے پانچوں وقت باقاعدگی سے اللہ تعالےٰ کا نام بلند ہوتا اور محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اعلان فضا میں گونجتا ہے اور تہجد کو شامل کر کے چھ نمازیں باجماعت ہوتی ہیں۔ قرآن شریف اور احادیث نبوی صلعم کا درس روزانہ جاری ہے اور قریباً ہر نماز کے بعد کوئی نہ کوئی درس یا دینی شغل تعلیم وتعلم جاری۔ خوشا د قتے وخرم روز گارے

۵- کیا اچھا ہو کہ سیدنا امیر المومنین حضرت اقدس خلیفۃ المسیح والمصلح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریک سے ہمارے معمر دوست بزرگ اور دوسرے بھائی بھی فائدہ اُٹھائیں۔ جو حضور نے از راہ کرم گذشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر فرمائی ہے۔ اور اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر قادیان آجائیں اس نیت وغرض سے کہ یہیں ان کا جینا ہوگا اور یہیں مرنا ہوگا جیتے جی مقامات مقدسہ میں ذکر الٰہی اور عبادت کا لطف اٹھائیں گے اور جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے بلاوا آئے تو مقبرہ جیسی نعمت سامنے ہے مگر

این سعادت بزور باز و نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

۶- درویشانِ قادیان مصروف الاوقات ہیں اور ایک مقررہ پروگرام کے ماتحت شہد کی مکھیوں کی طرح تقسیم عمل کے طریق پر کاربند دو اڑھائی بجے رات تہجد کے لئے اُٹھتے اور پھر کہیں دس بجے رات کے بعد لیٹتے ہیں ان کے کارناموں کی تفاصیل قابل رشک اور اخلاص وعقیدت اللہ تعالےٰ کی خاص عطاء ودَین ہیں۔ اللہ تعالےٰ فضل سے قبول فرماکر مثمر ثمرات حسنہ وشیریں فرمائیں۔

وما ذالک علی اللہ لعزیز

عبدالرحمن قادیانی درویش سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ضروری اعلان

الفضل کے جملہ انتظامات بالخصوص حسابات درست کئے جا رہے ہیں احباب سے درخواست ہے کہ حسابات صاف رکھنے میں دفتر ہذا کے ساتھ خاص تعاون فرمائیں۔ (مینیجر الفضل)

موصی صاحبان کی توجہ کیلئے

مندرجہ ذیل موصی صاحبان اپنے وصیت نمبروں سے جلد آگاہ کریں کیونکہ اُنکے وصیت نمبر رجسٹروں سے بڑی تلاش کے بعد نہیں مل سکے۔ اور اگر اُنکو اپنے وصیت نمبر یاد نہ ہوں تو وُہ اپنا پورا پتہ معہ ولدیت کے تحریر فرمادیں۔ جس جگہ سے انہوں نے وصیت کی تھی جتنی جلدی ہو سکے بھجوائیں تاکہ ہم اُن کی رقمیں درج رجسٹر کر سکیں۔

نام	مقام
(۱) خواجہ حسن صاحب	حیدر آباد دکن
(۲) سیٹھ جہانگیر علی صاحب	”
(۳) اہلیہ عبدالستار صاحب	”
(۴) مبارک احمد صاحب مدرس	لاہور
(۵) بابو محمد صدیق صاحب	”
(۶) بابو رشید احمد صاحب	”
(۷) والدہ عبدالحمید صاحب	”
(۸) بی بی صاحبہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب	”
(۹) اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد رمضان صاحب	”
(۱۰) ” ” غلام حیدر صاحب	”
(۱۱) سکینہ بی بی صاحبہ حکیم سردار محمد صاحب	”
(۱۲) شیخ محمد اسحاق صاحب	”
(۱۳) اہلیہ منشی میاں محمد صاحب	”
(۱۴) منشی احمد صاحب	”
(۱۵) نور الدین صاحب	عملہ الفضل
(۱۶) مبارک احمد صاحب	جڑانوالہ
(۱۷) چوہدری محمد حیات صاحب	لاہور
(۱۸) ملک حسن خاں صاحب	دودہ بھگتنوالہ
(۱۹) حوالدار کلرک بدر عالم صاحب ۱۱۱۱۲	لاہور کینٹ
(۲۰) خواجہ محمد شفیع صاحب وکیل	جہلم
(۲۱) محمد احمد صاحب وکیل	لائل پور
(۲۲) مولوی سید محمد محسن صاحب	سونگھڑہ کٹک
(۲۳) سید غلام محمد صاحب	رسالپور کٹک
(۲۴) حافظ عبدالغفور صاحب	پشاور
(۲۵) ماسٹر احمد خان صاحب	سندھ
(۲۶) ڈاکٹر نسیم محمد صاحب	کراچی

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

دُنیا کے کناروں تک ——— افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں

رپورٹ احمدیہ دار التبلیغ مشرقی افریقہ

ماہ مارچ ۱۹۴۸ء

(۲)

(از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

نشر و اشاعت

"احمدی اور غیر احمدی میں فرق" حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک مختصر رسالہ کا سواحیلی میں ترجمہ ایک مدت سے تیار پڑا تھا۔ اس عرصہ میں اس کی طباعت کا انتظام کیا گیا۔ اور عرصہ زیر رپورٹ میں اس کے پروف وغیرہ درست کئے گئے۔ تین ہزار کی تعداد میں یہ رسالہ چھپ کر تیار ہو چکا ہے اور جبکہ میں یہ سطور لکھ رہا ہوں۔ اس رسالہ کی تقسیم کا کام مختلف علاقوں میں شروع ہے برادرم سید ولی اللہ شاہ صاحب مبلغ کسمتوں اپنی رپورٹ میں اطلاع دیتے ہیں کہ اس رسالہ نے وہاں کے افریقن میں بڑی مقبولیت حاصل کی ہے۔ اور وہاں دوست اسے جلوہ زبان میں ترجمہ کرانے کی فکر میں ہیں الحمد للہ علی ذالک

خط و کتابت

علاوہ مندرجہ بالا تحریری کام کے اس عرصہ میں خاکسار کو پچاس خطوط و تاریں وغیرہ لکھنی پڑیں۔ ان میں سے بعض خطوط جماعتوں کو اپریل ۱۹۴۸ء میں منعقد ہونے والی کانفرنس کے سلسلہ میں تھے۔ بعض خطوط مبلغین کو ہدایات۔ استفسارات اور ضروری امور کے جواب میں لکھے گئے۔ اس عرصہ میں سارے سال کی ڈائری بھی مجھے لکھنی پڑی۔ اور کانفرنس میں سارے سال کے کام پر تبصرہ کرنے کے لئے ضروری نوٹس لکھنے پڑے۔ اسی طرح جماعتوں کے سالانہ بجٹ چندوں کے تیار کروائے اور بعض خود تیار کئے۔ اس تحریری کام کے لئے بھی مجھے کافی وقت دینا پڑتا ہے [illegible] ڈاک کیلئے۔

حکام سے ملاقاتیں

اس عرصہ میں مجھے بعض نئے حکام سے بھی ملنا پڑا۔ ٹبورا ڈسٹرکٹ کمشنر ان دنوں گذشتہ چار ماہ سے دوسرے علاقہ سے تبدیل ہو کر آئے۔ میری ان سے پہلے ملاقات نہ تھی میں سفروں پر رہا۔ ایک دو دفعہ انہوں نے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا جس کا علم مجھے دوسرے دوستوں سے ہوا۔ مورخہ ۱۸ مارچ برادرم سٹرما صاحب کے ساتھ انہیں جا کر ملا۔ ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب ہماری گفتگو ہوئی۔ جماعت کے حالات کے ساتھ ہی قادیان۔ پاکستان اور ہندوستان اور بحیرہ قسطنطنیہ کی سیاسیات پر سیر حاصل تبصرہ اور گفتگو ہوئی۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل وہ کافی محظوظ ہوا۔ اور میری معلومات پر حیران مسلمانوں پر جو مظالم ہندوستان میں ہوئے بالخصوص مشرقی پنجاب میں ان تمام واقعات کی اسے دردناک داستان سُنائی۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ میرے ان خیالات سے گہرا اثر قبول کر رہا ہے۔ میں نے درمیان میں اُٹھنے کی بھی کوشش کی۔ لیکن اس کا شوق اور دلچسپی مجھے پھر سے بٹھا دیتی۔ سٹرما صاحب کا تعارف بھی کرایا تھا مقامی پراونشل کمشنر مسٹر ڈین جو گذشتہ دس سال سے میرے واقف ہیں۔ بلکہ ہمارے ساتھ ان کا تعلق ہمیشہ ہمدردانہ رہا ہے انہیں بھی پاکستان۔ ہندوستان اور فلسطین و حالات گذشتہ ایک ملاقات کے دوران میں سنائے اُنہوں نے خود ہی فلسطین کے متعلق بحث شروع کی۔ ایک گھنٹہ سے زائد تک یہ گفتگو ہوئی قادیان کے حالات کی وجہ سے انہیں اچھی ہمدردی تھی کتاب Qadian a Test case اور حضرت اقدس ایدہ اللہ کے مضامین "قادیان کی خون ریز جنگ" اور بعض لندن سرکلر خطوط جو امام صاحب نے مجھے بھجوائے تھے ان سب کا انہوں نے بالاستیعاب مطالعہ کیا۔

مبلغین کی شادیاں

علاوہ دوسرے جماعتی کاموں کے مجھے مبلغین کی ضروریات اور ان کے احساسات کا پورا خیال رہتا ہے اور خدا کے فضل سے مجھے اس امر کی بے حد مسرت ہے کہ میرے ساتھ جس قدر بھی مبلغین کام کر رہے ہیں۔ وہ پوری فرمانبرداری اور مخلصانہ تعاون کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض علاقوں کی آب و ہوا اور حالات اور کھانے پینے کی مشکلات کے پیش نظر میں نے ارادہ کیا کہ جن مبلغین کی شادیاں نہیں ہوئیں ان کے لئے بندوبست کیا جائے۔ سو اللہ تعالےٰ نے ٹانگانیکا کے احمدی احباب کو یہ نعمت عطا فرمائی کہ انہوں نے مبلغین کو فی الحقیقت اپنا خیال کر کے ان کی مالی تنگیوں

. . . .

کو کلی طور پر نظر انداز کرتے ہوئے اپنے جگر گوشے ان کے عقد میں خاکسار کی تحریک پر دینے کے لئے انتہائی خوشی کے ساتھ تیار ہو گئے

جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اس مادی اور مغربیت زدہ دنیا میں خصوصاً مشرقی افریقہ جو افریقہ کے گوشہ میں ایک اور "مغرب" آباد ہے ٹانگانیکا کے احمدیوں کا یہ کارنامہ باعث صد ستائش ہے اور اعلیٰ درجہ کا نمونہ۔

چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی کو شیخ مبارک علی صاحب آف بازید چک حال کاہامہ نے اپنی لڑکی دی اور ان کا رخصتانہ ہو چکا ہے لڑکی بفضل خدا خوشی خوشی اپنے خاوند کیلئے راحت و تسکین کا موجب بن چکی ہے۔ مورخہ ۲۸ مارچ سید ولی اللہ شاہ صاحب جو کسمتوں علاقہ میں تبلیغ کیلئے مقرر ہیں انہیں مرزا فضل کریم صاحب آف ٹبورا نے اپنی صاحبزادی نکاح میں دی خاکسار نے اس نکاح کا اعلان کیا اور دو ایک ماہ میں امید ہے کہ شاہ صاحب نیک بخت لڑکی کو اپنے گھر میں لے آئینگے انشاء اللہ۔ اللہ تعالےٰ ہر دو خاندانوں کیلئے ان تعلقات کو برکت کا موجب بنائے۔ یہ تمام شادیاں حضور پُر نور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی اجازت سے ہوئی ہیں۔

کسمتوں کے علاقہ میں کام

کسمتوں مشن میں ماہ مارچ میں مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی اور برادرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر کام کرتے رہے افریقن مبلغین ان کی امداد میں کمربستہ رہے سید ولی اللہ شاہ صاحب بوجہ نکاح ٹبورا میں رہے اور زیادہ عرصہ ان کا سفر میں گذرا ابتدائی ہفتہ مارچ کا انہوں نے اپنے علاقہ میں کام کیا۔ تبلیغی اشتہارات تقسیم کئے۔ اور انفرادی تبلیغ افریقن میں کی۔ مارا گولی کے علاقہ میں جب شاہ صاحب گئے تو افریقن جوق در جوق جمع ہو گئے آپ نے ان سے اسلام اور عیسائیت کے بارے میں موازنہ رنگ میں گفتگو کی۔

مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر اور معلم فضل احمد صاحب افریقن مبلغ کو انچارج کسمتوں مشن نے ASEMBO BAY کے علاقہ میں بغرض تبلیغ بھجوایا۔ اس علاقہ میں ابھی تک مشن کا اثر نہیں۔

مولوی فضل الٰہی صاحب اپنی ڈائری میں لکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے تیس آدمیوں کو پیغام حق سُنایا۔ دوستوں نے کثرت سے سوالات کئے۔ بوجہ نو وارد ہونے کے ابھی ہمارا پروپیگنڈہ کمزور ہے روزانہ چند گھنٹہ راستوں پر اور مختلف سڑکوں پر پیدل چل کر چکر لگاتے ہیں تا لوگوں سے روشناسی ہو جائے انڈین ٹاؤن شپ میں مکان کی تلاش کی جا رہی ہے تا بطور مشن ہاؤس اسے استعمال کیا جا سکے کسموں کے دوسرے علاقوں میں چوہدری عنایت اللہ صاحب خود کام کر رہے ہیں ڈیڑھ صد کے قریب آپ نے افریقن کو تبلیغ کی۔ لکھے پڑھے افریقن اور بعض حکام سے بھی آپ ملے۔ انہیں سواحیلی لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔ انگریزی لٹریچر میں تحفہ ویلز۔ احمدیت مولانا شمس صاحب کی کتاب۔ مسیح کہاں مرا؟ اور اسلامی اصول کی فلاسفی بغرض مطالعہ دی گئی۔ بعض تعلیم یافتہ افریقن کو "نظام نو" حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تقریر کا انگریزی ترجمہ دیا گیا۔ آپ نے ایک افریقن مارکیٹ میں "فضائل اسلام" پر لیکچر دیا۔ پچاس سے زائد اشخاص نے اس لیکچر سے فائدہ اٹھایا۔ بعد ازاں اس مضمون پر مشتمل ٹریکٹ جو خاکسار کا لکھا ہوا ہے آپ نے تقسیم کیا۔ اس عرصہ میں خدا کے فضل سے Asembo Bay میں جہاں مولوی فضل الٰہی صاحب کام کر رہے ہیں نئی جماعت قائم ہوئی۔ بارہ مرد۔ پانچ عورتیں اور تین بچے داخل احمدیت ہوئے۔ الحمد للہ اللھم زد فزد۔

کنیا کالونی میں کام

کنیا کالونی میں عرصہ زیر رپورٹ میں مولوی نور الحق صاحب انور۔ چوہدری عنایت اللہ صاحب خلیل کام کرتے رہے۔ برادرم خلیل صاحب کا کام روزمرہ کے پروگرام کے مطابق اولاً جماعت کے بچوں۔ عورتوں اور بچیوں کو نیروبی میں دینی تعلیم دینا ہے۔ ہر ہفتہ مردوں میں تفسیر کبیر کا درس اور ہر اتوار کو عورتوں میں درس قرآن مجید۔ مزید براں ہیں۔ برادرم خلیل صاحب کی جدوجہد کے نتیجہ میں بہت سے بچوں اور بچیوں نے نماز سیکھ لی۔ کئی ایک نے قاعدہ لیسرنا القرآن ختم کیا۔ اور بعض بہنوں نے قرآن مجید کے چند سپارے ترجمہ کے پڑھ لئے ہیں۔

اس عرصہ میں خلیل صاحب مگاڈی تشریف لے گئے۔ جو نیروبی سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر ہے رہاں ایک سوڈا تیار کرنے کی فیکٹری میں ہمارے احمدی بھائی ملازمت کے سلسلے میں رہتے ہیں۔ افریقن میں آپ کشتی نوح بزبان سواحیلی۔ اور سواحیلی ٹریکٹ دوران سفر

میں اور نیروبی کی افریقن آبادی میں تقسیم کرتے رہے۔

برادرم مولوی نور الحق صاحب انور اس سارے ماہ میں تنزانیہ میں مقیم رہے جہاں آپ مشن کی مالی حالت کو بڑھانے کے لئے ایک کتاب خوشخطی سکھانے کے لئے لکھتے رہے۔ مختلف قسم کے حروف کے نئی طرز کے بعض نمونے تیار کئے گئے ہیں۔ دراصل ایک دوسرے دوست کی یہ ایجاد ہے۔ آپ نے عمدہ خط میں انہیں لکھنے کا خاص کام کیا ہے۔ اگر یہ کتاب محکمہ ہائے تعلیم پاکستان و مصر وغیرہ نے منظور کر لی تو امید ہے کہ اس سے کچھ آمد کی صورت پیدا ہو سکے گی۔ انشاء اللہ۔

برادرم مولوی محمد منور صاحب آپ کے ساتھ رہے اور سواحیلی زبان اور دیگر معلومات آپ سے حاصل کرتے رہے۔ نیروبی میں مکرم مولوی محمد منور صاحب نے مختلف دوستوں کے تربیتی اغراض کے پیش نظر جماعت میں قادیان کے متعلق تقریریں بھی کیں۔

مورو گورو کے علاقہ میں کام

برادرم حکیم محمد ابراہیم صاحب اس عرصہ میں مورو گورو کے علاقہ میں کام کرتے رہے۔ آپ نے کئی ایک دیہات کا دورہ کیا۔ سواحیلی لٹریچر تقسیم کیا۔ اور ایک شلنگ کا لٹریچر فروخت کیا۔ کئی ایک دیہات کے لوگوں نے آپ سے سکول کھلنے کے لئے کہا۔ آپ ابھی ان تمام مقامات کا دورہ کر رہے ہیں۔ خدا کے فضل سے آپ نے سینکڑوں لوگوں کا علاج کیا اور طبی مشورہ بھی دیا۔ علاقہ کے لوگوں میں آپ نے اچھا اثر پیدا کیا ہے۔ عرب اور افریقن متعدد مسلم آپ کی باتیں شوق سے سنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نیک نتائج پیدا کرے آمین۔

آخر میں سب قارئین الفضل سے ملتجی ہوں کہ تمام مبلغین اور اس عاجز کے لئے جو مشرقی افریقہ میں کام کر رہے ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے دعا کریں تا احمدیت کا علم مشرقی افریقہ کے ہر میدان و ہر پہاڑ پر لہراتا نظر آتا۔ اور اسلام کا بول بالا ہو۔ آمین

ارشادات سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

ہر احمدی اور عہدہ داران بغور ملاحظہ فرمائیں

(۱) غور کرنے پر میں نے اس سکیم میں کچھ تبدیلیاں کی ہیں۔ جن کا میں اعلان کر دینا چاہتا ہوں۔ وہ تبدیلی یہ ہے کہ بجائے ۲۵ فی صدی کے ساڑھے سولہ فی صدی اور بجائے ۵ فی صدی کے ۳ ۱/۳ فی صدی حد رکھی جائے۔

(۲) اس میں وہ تمام چندے شامل ہوں گے جو اس وقت تک سلسلے کی طرف سے عائد ہیں۔ مثلاً تحریک جدید کا چندہ۔ جلسہ سالانہ کا چندہ۔ نئے مرکز کا چندہ۔ انجمن کا چندہ۔ لیکن شرط یہ ہو گی۔ کہ اس تحریک سے پہلے جو چندہ کوئی شخص دیتا تھا اس میں سے یہ چندہ کم نہ ہو۔ مثلاً اگر ۱۹۴۶ء یا ۱۹۴۷ء میں کسی نے کوئی وعدہ کیا تھا۔ اور اس وعدے کے مطابق سوائے حفاظت مرکز قادیان کے چندے کے تحریک جدید اور دوسرے چندوں کو ملا کر اس کا چندہ ساڑھے سولہ فی صدی سے زیادہ ہو جائے۔ تو اسے زیادہ دینا پڑے گا۔ اور اگر کم ہو۔ تو اتنا ہی کافی سمجھا جائے گا۔

(۳) حفاظت مرکز قادیان کے چندے کے لئے جو تحریک کی گئی تھی چونکہ وہ بڑی بھاری رقم ہے۔ اس لئے شرط یہی ہو گی۔ کہ اگر کوئی شخص ۲۵ فی صدی دیتا ہے۔ تو چندہ حفاظت مرکز قادیان اس میں شامل ہو گا۔ پہلے حضور نے فرمایا تھا۔ کہ حفاظت مرکز قادیان کا چندہ جو وقف جائداد کا ۱/۱۰۰ حصہ یا وقف آمد یا ہوا تھا۔ اس میں شامل نہیں۔ اب حضور نے حفاظت مرکز قادیان کا چندہ بھی جس کے ذمہ ہو۔ بشرطیکہ وہ ۲۵ فی صدی یا اس سے زیادہ شرح سے دے۔ رعایت کے طور پر ۲۵ فی صدی شرح سے ادا کرنے والے کو اجازت فرما دی ہے (وکیل المال)

(۴) لیکن اگر ۲۵ فی صدی چندہ نہیں دیتا۔ تو حفاظت مرکز قادیان کا چندہ اس میں شامل نہیں ہو گا۔ ساڑھے سولہ فی صدی میں سے تمام چندے نکال کر جو بچے گا۔ اسے علیحدہ ریزرو رکھا جائے گا۔

(۵) ایک شخص کا چندہ پندرہ فی صدی بنتا ہے۔ تو اس میں سے ڈیڑھ فی صدی "ریزرو" یا "ستمبر والی تحریک" میں شامل کر دیا جائے گا۔ اگر بارہ فی صدی بنتا ہے۔ تو ساڑھے چار فی صدی ریزرو میں شامل کر لیا جائے۔ اگر دس فی صدی بنتا ہے۔ تو ساڑھے چھ فی صدی ریزرو فنڈ میں شامل کر دیا جائے گا۔

حفاظت مرکز کی اس سال کی تحریک ختم ہونے کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ اور اس وقت تک اسے جاری رکھا جائے گا۔ جب تک ہمیں قادیان واپس نہیں مل جاتا۔ بلکہ قادیان کے مل جانے کے بعد بھی اس تحریک کو چند سالوں تک جاری رکھنا پڑے گا۔

(۶) بہرحال اس سال جو تحریک کی گئی ہے۔ اس کا ادنیٰ درجہ ساڑھے سولہ فی صدی ہو گا۔ اور اوپر کا درجہ ۳۳ ۱/۳ تک بشرطیکہ کسی پچھلے چندوں کی مقدار ساڑھے سولہ فی صدی سے زیادہ نہ ہو جاتی ہو۔ ایسی صورت میں وہ اپنے وعدہ چندوں کے مطابق دے گا۔

(۷) اس کے علاوہ میرے نزدیک کم سے کم یہ تحریک ہونی چاہئے۔ کہ جماعت کا ہر فرد وصیت کر دے دنیا میں ہر چیز کے مظاہرہ کا ایک وقت ہوتا ہے ہمارے ہاتھ سے قادیان نکل جانے کی وجہ سے دشمن کی نظروں میں اس وقت خاص طور پر اس امر کی طرف لگی ہوئی ہیں کہ بہشتی مقبرہ ان کے ہاتھوں سے نکل گیا۔ اب ہم دیکھیں گے۔ کہ یہ لوگ کیسے وصیت کرتے ہیں۔ اس اعتراض کو رد کرنے کا ہمارے پاس ایک ہی ذریعہ ہے۔ کہ ہر احمدی وصیت کر دے اور دنیا کو بتا دے کہ ہمیں خدا تعالیٰ کے وعدوں پر جو ایمان اور یقین ہے۔ وہ قادیان کے ہمارے ہاتھ سے نکلنے یا نہ نکلنے سے وابستہ نہیں بلکہ ہم ہر حالت میں اپنے ایمان پر قائم رہنے والے ہیں۔ یہ کم سے کم مظاہرہ ایمان ہے جس کی تم سے امید کی جاتی ہے۔ پس جو شخص ساڑھے سولہ فی صدی بھی نہیں دے سکتا میں سمجھتا ہوں۔ اس کے لئے کم از کم اس قدر ایمان کا مظاہرہ کرنا ضروری ہے کہ وہ وصیت کر دے اور کوشش کرے کہ جماعت میں ایک فرد بھی ایسا نہ رہے جس نے وصیت نہ کی ہو۔"

(۸) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے یہ ارشادات بار بار پڑھیں تا آپ اس کے مطابق عمل کر سکیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ آپکا اپنا فرض ہے کہ فارم وعدہ میں لکھوائیں کہ میرا چندہ عام یا اگر وصیت ہو تو اس میں اس قدر رقم لکھ لیں جلسہ سالانہ میں ماہوار اس قدر دوں گا۔ تحریک جدید کے چندے کے مطابق وعدہ اس قدر ہو گا۔ اگر آپ کے ذمہ گذشتہ سال کا بقایا بھی ہے۔ تو اسے بھی اس سال کے وعدے میں جمع کر کے ادا کریں۔ اس کی حضور نے منظوری دیدی ہے اور نئے مرکز کا چندہ بھی مطابق وعدہ ماہوار قسط سے ادا کرنے کا لکھوا لیں۔

(باقی کالم اول کے نیچے)

اگر آپ کے ذمہ حفاظت مرکز قادیان کا وعدہ قابل ادا ہے۔ تو آپ اس چندے میں اسے ادا کر سکتے ہیں بشرطیکہ آپ پچیس فی صدی یا اس سے زیادہ کا وعدہ کر دیتے ہیں۔ لیکن اگر آپ پچیس فی صدی سے کم دیں تو حفاظت مرکز قادیان کا چندہ آپ کو الگ دینا ہو گا۔ اس ماہوار تقسیم کے بعد جو رقم آپکی باقی رہے اسے ریزرو فنڈ یا تحریک ستمبر میں درج کریں اس کے علاوہ اگر کوئی شخص ۱/۲ ۱۶ فی صدی چندہ نہیں دے سکتا۔ تو کم سے کم وصیت ضرور کر دے (۹) حضور کے ان ارشادات کی تعمیل میں ذیل کا فارم پر کر دینا چاہیئے۔ فارم یہ ہے

نمبر شمار۔ نام معطی معہ پتہ۔ ماہوار آمد۔ شرح فی صدی۔ *

* رقم موجودہ مطابق شرح فیصدی۔ چندہ عام یا وصیت۔ جلسہ سالانہ۔ چندہ تحریک جدید۔ نئے مرکز کا چندہ۔ تحریک ستمبر۔ کیفیت (خاکسار وکیل المال تحریک جدید)

ہندوستان پر غیر ملکی اخبارات کا الزام
پنڈت نہرو کی تقریر

نینی تال ۱۲ جون پنڈت جواہر لال نہرو نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ غیر ملکی اخبارات حکومت ہندوستان پر یہ الزام لگا رہے ہیں کہ وہ حیدرآباد کو مرعوب کر رہا ہے اور ملکی اخبارات یہ نکتہ چینی کر رہے ہیں کہ ہم نرم پالیسی اختیار کر رہے ہیں ہم نے جو پالیسی حیدرآباد کے معاملے میں اختیار کی ہے وہ کسی کو خوش کرنے کے لئے نہیں کی ہے۔ بلکہ اسلئے کی ہے کہ یہی بہتر پالیسی ہے۔

آپ نے مزید کہا کہ حیدرآباد خود مختار اور آزاد ملک ہو یہ ایک خواب ہے حیدرآباد اس وقت ہی آزاد یا خود مختار ملک ہو سکتا ہے جب ہندوستان ختم ہو جائے۔ ہم کسی صورت میں برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ ایک شخص عوام کی خواہشات کے خلاف ان کی قسمت کا فیصلہ کرے

پاکستانی سفیر نے کاغذات پیش کر دئے

قاہرہ ۱۲ جون معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے سفیر جناب عبدالستار اسحاق سیٹھ نے پرسوں اپنے سفارتی کاغذات شاہ فاروق کی خدمت میں پیش کر دئے

گڑھی حبیب اللہ پر ہندوستانی بمباری
حکومت ہند کا عذر

نئی دہلی ۱۲ جون حکومت ہند کی وزارت دفاع کے تازہ اعلان میں گڑھی حبیب اللہ پر ہندوستانی بمباری کو ہوا باز کی غلطی پر محمول کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ہوا باز کو حدود کشمیر میں ڈومیل کے مواصلات کو نشانہ بنانے کی ہدایت کی گئی لیکن اس نے غلطی سے پاکستانی علاقہ میں گڑھی حبیب اللہ کو نشانہ بنایا۔ حکومت ہند نے اس پر اظہار تاسف کیا

اوڑی کا محاذ

مظفر آباد ۱۲ جون۔ حکومت آزاد کشمیر کا تازہ ترین اعلان مظہر ہے کہ اوڑی کے محاذ پر دشمن کی فوجوں کو شدید گولہ باری کا نشانہ بنایا گیا۔ دشمن کے دفاعی مورچوں کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا۔ اس سراسیمگی میں انہیں محسود لشکر نے آن دبوچا۔ ہندوستانی فوجوں کا بھاری نقصان ہوا۔ اسلحہ۔ بارود وغیرہ سامان آزاد فوجوں کے ہاتھ لگا لونشہرہ کے علاقہ میں متعدد گشتی تصادم ہوئے۔ یہاں دشمن کی سرگرمیاں نرم پڑ چکی ہیں اور محاذوں پر خاموشی رہی۔

پاکستان اور ہندوستان کے بڑے وزیروں میں ۱۵ جون کو کانفرنس ہوگی
نہروں اور مہاجرین کی ہندوستان کو واپسی کے مسائل پر تبادلہ افکار

نئی دہلی ۱۲ جون معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات پر جو متعدد سوالات اٹھ کھڑے ہو رہے ہیں۔ ان پر وزراء اعظم ہندوستان اور پاکستان ۱۵ جون کو ایک کانفرنس میں غور کریں گے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پنڈت نہرو نے کئی وزراء کو یہ ہدایت کی ہے کہ اگر کوئی ایسا معاملہ ان کے درپیش ہو جو وہ پاکستان کے وزیر اعظم کے سامنے رکھنا چاہتے ہوں تو اس سے انہیں جلد مطلع کریں۔ اس کانفرنس میں مغربی پنجاب کی نہروں کا معاملہ مسلم پناہ گزینوں کی ہندوستان کو واپسی اور اس قسم کے دوسرے سوالات زیر بحث لائے جائیں گے۔

حکومت افغانستان کا انتہائی تعجب خیز رویہ

کراچی ۱۲ جون مغربی پاکستان اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ کابل میں ہندوستان کے سفیر اور ان کا عملہ حکومت پاکستان کے خلاف زبردست سازشوں اور ریشہ دوانیوں میں مصروف ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان کا ایک نمائندہ پشاور میں بھی اس قسم کی سرگرمیوں میں مصروف ہے یہ نمائندے قبائل میں حکومت پاکستان کے خلاف ایک منظم تحریک کو ابھار رہے ہیں وہ پٹھانوں کو ورغلا رہے ہیں۔ کہ اگر وہ حکومت پاکستان کے ساتھ رہے تو انہیں پنجابیوں کی آمریت کا شکار ہونا پڑے گا۔ انہوں نے قبائل کو آزاد پٹھانستان کا مطالبہ کرنے کی ترغیب دی ہے اس سلسلہ میں سب سے زیادہ تکلیف دہ چیز یہ ہے کہ حکومت افغانستان جو نہ صرف پاکستان کی ہمسایہ حکومت ہے بلکہ پاکستان کی دوستی کا بھی دم بھرتی ہے۔ اس تحریک کی مؤثر پشت پناہی کر رہی ہے حکومت افغانستان افغانستان میں بھی اور باہر بھی تحریک آزاد پٹھانستان کی حمایت کر رہی ہے کہا جاتا ہے کہ آزاد پٹھانستان کی تحریک کے بانی ہی حکومت افغانستان کے وزیر خارجہ عبدالمجید خاں ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے کابل میں اپنے نمائندوں کو لاکھوں روپیہ کی رقم دی ہے۔ تاکہ وہ اسے قبائلی سرداروں میں تقسیم کریں۔ صوبہ سرحد میں مسٹر کے۔ ایل پوری خان عبدالغفار خاں کے ذریعے سے قبائل میں روپیہ تقسیم کر رہے ہیں اور کابل میں ہندوستانی سفیر مسٹر روپ چند بعض افراد کی وساطت سے قبائل کو روپیہ دیکر حکومت پاکستان کے خلاف ورغلا رہے ہیں

کراچی کی سندھ سے علیحدگی کے متعلق سندھ مسلم لیگ کا فیصلہ
صوبہ سندھ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا متفقہ فیصلہ

کراچی ۱۲ جون۔ مجلس عاملہ صوبہ سندھ مسلم لیگ نے تین گھنٹے دس منٹ کے اجلاس میں کراچی کی صوبہ سندھ سے علیحدگی کی اس تجویز پر غور کیا جسے حال ہی میں مجلس دستور ساز پاکستان نے منظور کیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ مجلس عاملہ نے متفقہ طور پر ایک قرار داد منظور کی جس میں آئینی طور پر کراچی کی سندھ سے علیحدگی کو روکنے کے واسطے لائحہ عمل مرتب کرنے کے لئے ایک مجلس عمل تشکیل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ مجلس عمل علیحدگی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کی غرض سے قومی ماتم کا دن منانے کا اہتمام بھی کرے گی۔ مجلس عاملہ کی قرار داد کو سندھ صوبہ مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جلسہ میں سات مقررین نے تقریریں کیں جن میں پیر الہی بخش وزیر اعظم سندھ بھی شامل ہیں انہوں نے مجلس عاملہ کو یقین دلایا کہ وہ صوبہ مسلم لیگ کونسل کے فیصلہ کی پابندی کریں گے بیان کیا جاتا ہے کہ بیشتر مقررین نے حکومت پاکستان کے اس رویہ پر کڑی نکتہ چینی کی مولوی شبیر احمد عثمانی نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں ذاتی طور پر کراچی کی سندھ سے علیحدگی کیخلاف احتجاج کرتا ہوں آپ آئینی ذرائع استعمال کریں تاکہ پاکستان کے بہترین مفاد کو اس سے زک نہ پہنچ سکے معلوم ہوا ہے کہ مجلس عمل کو یہ اختیار دے دیا گیا ہے کہ اگر وہ علیحدگی کو روکنے کے لئے ضروری سمجھے تو وزارت سے مستعفی ہونے کا مطالبہ بھی کرے۔

مسٹر آصف علی گورنر بنا دیئے گئے

نئی دہلی ۱۲ جون۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مسٹر آصف علی کو اوڑیسہ کا گورنر بنا دیا گیا ہے اوڑیسہ کے گورنر مسٹر کیلاش ناتھ مغربی بنگال کے گورنر بنائے گئے ہیں

یہودیوں کی طرف سے "جنگ بند کرو" کے معاہدہ کی خلاف ورزی

عمان ۱۲ جون آج صبح "جنگ بند کرو" کے فیصلہ کے عمل میں آنے سے ایک گھنٹہ بعد بیت المقدس کے دمشقی دروازہ کے قریب عرب لیجن کا ایک سپاہی یہودی گولی سے شہید ہوا۔ عرب سپاہی کی شہادت کو جنگ بند کرنے کے معاہدہ کی یہودیوں کی طرف سے خلاف ورزی قرار دیتے ہیں۔

فقیر ایپی کا ایجنٹ گرفتار
پاکستان کے خلاف تخریبی سرگرمیاں

پشاور ۱۲ جون بنوں سے آمدہ آج ایک اطلاع مظہر ہے کہ مولوی گل شاہ دین کو جنہیں فقیر ایپی کا ایجنٹ سمجھا جاتا ہے ضابطہ جرائم سرحد کے دفعہ ۴۰ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔ ان پر الزام یہ ہے کہ وہ مملکت پاکستان کے خلاف تخریبی سرگرمیوں میں مصروف تھے۔

ترکیہ میں نئی وزارت مرتب ہو گئی

انقرہ ۱۲ جون۔ گذشتہ شب صدر جمہوریہ ترکیہ عصمت انونو نے وزیر اعظم حسن کی قیادت میں ترکیہ کی از سر نو تشکیل شدہ وزارت کی منظوری دیدی ریپبلکن پیپلز پارٹی کی سابقہ وزارت کے پانچ وزیر اپنے عہدوں پر برقرار رہے ہیں

فلسطین سے برطانوی انخلاء

لندن ۱۲ جون برطانیہ کی فلسطین سے بذریعہ حیفہ انخلاء کی تیز رفتاری سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ یکم اگست سے قبل ہی فلسطین کو مکمل طور پر خالی کر دے گا۔

پشاور ۱۲ جون کل بعد از دوپہر پشاور چھاؤنی میں ایک فرنیچر گودام میں ہولناک آگ لگ گئی۔ دو گھنٹوں کی سخت تگ و دو کے بعد شعلوں پر قابو پا لیا گیا نقصان کا اندازہ ۵۰ ہزار کے قریب لگایا جاتا ہے۔